22392-سودی بنکوں میں اموال رکھنا

سوال

اگرمیں رکھی گئی رقم پرکسی بھی قسم کا فائدہ (سود) لینے سے انکارکردوں توکیا میرے لیے صرف معاملات کے لین دین کے لیے بنک میں پیسے باقی رکھنا جائزہونگے ؟ لیکن بنک والے خود تو اس رقم پر سودفائدہ حاصل کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں اپنی رقم رکھنی جائزنہیں، اور مسلمان شخص کے لیے بغیر کسی مجبوری کے ایسا کرنا جائزنہیں، اوریہ اس وقت ہوسکتا ہے جب اس میں تین شروط پائی جائیں :

1-اس کی ضرورت پیش آجائے :

وہ اس طرح کہ ان بنکوں کے علاوہ رقم رکھنے کے لیے کوئی جگہ نہ ہوجہاں اموال کی حفاظت ہوسکے، لھذا جب اس سودی بنک کے علاوہ کوئی ایسی جگہ موجودہوجہاں مال کی حفاظت کرنا ممکن ہوتوسود کالین دین کرنے والے بنک میں مال رکھنا جائزنہیں.

2-بنک کا معاملہ سوفیصدی سود سے پاک ہو :

اوراگرجب بنک کا معاملہ سوفیصدی سودی ہو تواس بنک میں مال رکھنا مطلقا جائزنہیں، کیونکہ اس حالت میں بنک کے اندر رقم رکھنی سودمیں بنک سے ساتھ معاونت ہے، اور سودپراس کی معاونت کرنی جائزنہیں.

3-رقم رکھنے والا شخص نفع نہ لے، اوراگراس نے نفع لیا تو یہ سود ہے، اورکتاب وسنت اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق سود حرام ہے.

اورسائل کا یہ کہنا کہ : اگروہ فائدنہیں لے گا توبنک لے لے گا.

یہ فائدہ نہیں بلکہ یہ توحرام کردہ سودہے اوراصلا یہ بنک کا ہے، اورمال رکھنے والے کے لیے اس میں سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سودترک کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

{اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیارکرواور جو سودباقی بچا ہے اسے چھوڑدو اگرتم مومن ہو}.البقرۃ(278)

اللہ تعالی نے سودلینے والے کو وعید سناتے ہوئے فرمایا :

{اگرتم ایسا نہیں کروگے (سودنہیں چھوڑوگے) توپھر اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لڑنے کے لیے تیارہوجاؤ}.البقرۃ(279).

اوراس پر متنبہ رہنا ضروری ہے کہ یہ اموال بنکوں میں رکھنا شرعی معنی میں امانت رکھنا نہیں، کیونکہ شرعی امانت تو یہ ہے کہ آپ اپنا مال دیں اور یہ مال اس کے پاس اسی طرح رہے اور وہ اس میں کوئی بھی تصرف نہ کرے، لیکن بنک جو اس میں تصرف کرتا ہے وہ تو شرعا قرض ہے نہ کہ امانت، اور فقہاء کرام نے اس میں یہ بیان کیا ہے کہ :

جب امانت رکھنے والے شخص نے مودع (یعنی جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے) کو مال میں تصرف کرنے کی اجازت دی ہو تو اس سے یہ قرض بن جائے گا. (اور اسی لیے اس پر زیادہ سود ہو گا)

واللہ تعالی اعلم، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

دیکھیں: فتاوی منار الاسلام للشیخ ابن عثیمین (2/433-440).

واللہ اعلم.